Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | بدھ - ۲۱ شوال ۱۴۱۳ھ، ۱۴ شہادت ۱۳۷۲ہش، ۱۴ اپریل ۱۹۹۳ء | نمبر ۸۵

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"قرآن مجید ایک ایسی غذا کی مانند ہے جو ہر طبقے ہر مزاج کے لوگوں کے مناسب حال ہے اور یہی اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔ ہم چاہتے ہیں ہماری جماعت کے لوگ بھی بولنا سیکھیں۔ ان کا طرز تقریر بھی ایسا ہی ہو کہ جیسا وہ اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے بھی مفید اور ادنیٰ کے لئے بھی فائدہ رساں ہے۔ اصل میں کلام کی عمدگی یہی ہے کہ وہ ہر قسم کے لوگوں کے مطابق حال ہو۔" (ملفوظات جلد پنجم صـ۶۲۷)

"جواب دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تحقیقی، دوسرے الزامی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی بعض جگہ الزامی جوابوں سے کام لیا ہے اس میں معترض کو اپنے مذہب کی کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ جب عیسائیوں نے کہا کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے۔ اور دلیل یہ کہ مریم کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ــــ) (آل عمران: ۶۰) یعنی اگر یہی اس کا بیٹا ہونے کا ثبوت ہے تو آدم بطریق اولیٰ بیٹا ہونا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ۶۲۷)

حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

ربوہ: ۱۳۔ اپریل۔ حضرت سیدہ اُمّ متین مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) کی صحت کے بارے میں آج دن کے سوا گیارہ بجے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کے گھٹنے کا آپریشن آغا خان ہسپتال میں صبح آٹھ بجے شروع ہوا ہے۔

احباب کرام سے آپریشن کی کامیابی اور حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کی صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

ربوہ: ۱۳۔ اپریل۔ فیصل آباد سے مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت بدستور کمزور ہے۔ ضعف میں اب دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ دوستوں کی خدمت میں دعائے خاص کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم ملک منیر احمد صاحب طاہر آف راولپنڈی کے بیٹے عزیزم ملک محمود احمد صاحب کو اچانک لقوہ کی شکایت پیدا ہوئی ہے اور انکی بچی عزیزہ فوزیہ کو اپنڈکس کی خرابی کی بنا پر ہسپتال میں دوبارہ داخل ہونا پڑا ہے۔ کافی پیچیدگی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

جو لوگ عبادت میں سست ہیں بہت بڑے محروم ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"عبادت کے قیام کے سلسلہ میں بہت سی باتیں میں پہلے بیان کر چکا ہوں جن کو دوہرانے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ لیکن اتنا ضرور بتانا چاہتا ہوں کہ عبادت کرنے والا اگر ہمیشہ اپنے نفس میں اس بات کی تلاش کرتا رہے کہ نماز کے دوران میرا خدا تعالیٰ سے براہ راست کچھ تعلق قائم ہوا یا نہیں۔ کوئی رابطہ بنایا نہیں بنا اور اس تعلق اور رابطے کے نتیجہ میں میرے دل میں کوئی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ کوئی تموج پیدا ہوا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جب آپ کسی محبوب سے ملاقات کے لئے جاتے ہیں یا دنیا کے لحاظ سے کسی بڑے آدمی سے ملاقات کے لئے جاتے ہیں۔ خواہ وہ محبوب ہو یا نہ ہو تو جانے سے پہلے ہی خیالات عموماً ایسی ملاقات کے خیال میں گم رہتے ہیں اور خیالات کئی قسم کی باتیں سوچتے ہیں یعنی ذہن کئی قسم کی باتوں کو سوچتا ہے۔ اور خیالات ان باتوں میں گم ہوتے ہیں کہ ہم یہ بھی کہیں گے اور وہ بھی کہیں گے اگر شکایت ہے تو یہ شکایت کریں گے۔ اگر کوئی طلب ہے تو فلاں بات طلب کریں گے اور جب ملاقات شروع ہوتی ہے تو بعض دفعہ ملاقات

باقی صـ۷ پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا عالمی اعزاز

اس سے قبل دو احمدی بزرگان کو عالمی اعزاز ملنے کی خبر شائع کی جا چکی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ایک اور احمدی عالم دین محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت کو بھی کیمبرج برطانیہ میں قائم شدہ ایک عالمی ادارے انٹرنیشنل بائیو گرافیکل سنٹر نے مین آف دی ایئر ۹۳-۱۹۹۲ء کا اعزاز دیا ہے۔ یہ اعزاز ایسی خاص خاص عالمی شخصیات کو دیا جاتا ہے جن کی صلاحیتوں، کامیابیوں اور قیادت کا عالمی سطح پر اعتراف کیا جاتا ہے۔ اس اعزاز کی نامزدگی اس ادارے کے ایڈیٹوریل اور ایڈوائزری بورڈ کی سفارش پر عمل میں آئی ہے۔ ہر سال اس مقصد کے لئے اس ادارے کے اہلکار لگ بھگ دس ہزار افراد کی سوانح، ان کے کارناموں اور کامیابیوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ جس کے بعد تھوڑی سی تعداد میں مین آف دی ایئر منتخب کئے جاتے ہیں۔ یہ عالمی ادارہ سوانح پر مبنی مشہور عالمی کتب شائع کرتا ہے جس میں مختلف اہم شعبہ ہائے زندگی سے چنیدہ لوگوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور عالمی سطح کے اہم افراد کی کامیابیوں اور صلاحیتوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

باقی صـ۷ کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴۔ شہادت ۱۳۷۲ ہش ۱۴۔ اپریل ۱۹۹۳ء

تحریری اعزازات

گذشتہ شماروں میں حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر، محترم مرزا عبدالحق صاحب اور مکرم مولوی دوست محمد شاہد صاحب کے قلمی اعزاز کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان حضرات کو انٹرنیشنل مین آف دی ایئر کا اعزاز دیا گیا ہے۔ یہ وہ اعزاز ہے جو ایسے لوگوں کو دیا جاتا ہے جن کی خدمات اور صلاحیتوں کا عالمی سطح پر اعتراف کیا جاتا ہے۔ جو ادارہ اس اعزاز پر غور کرتا ہے وہ بیک وقت دس ہزار افراد کو سامنے رکھ کر انتخاب کرتا ہے۔ اور جن حضرات کو منتخب کرتا ہے انہیں بغیر ان کی درخواست یا خواہش کے یہ اعزاز عطا کرتا ہے۔ ہم حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر محترم مرزا عبدالحق صاحب اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کو اس اعزاز کے حصول پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں انسانیت کی مزید خدمت کا موقعہ عطا فرمائے۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں ان حضرات کی خدمات تحریر سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی تصانیف کو عالمی طور پر سراہا گیا ہے اور یہ بات نہ صرف ان کے لئے بلکہ جماعت کے لئے بھی اعزاز کا باعث ہے اور جماعت کے تمام افراد کو اس بات کی توجہ دلاتی ہے۔ کہ میدان کھلا ہے۔ صلاحیتیں موجود ہیں۔ محنت اور لگن کی ضرورت ہے آگے آئیے اور دنیا کے اعزازات پر چھا جائیے۔ ہر طرف سے دنیا اپنے آپ کو اس بات پر مجبور پائے کہ آپ کی ہر قسم کی صلاحیتوں کی داد دے۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں ہر کام کا کبھی نہ کبھی آغاز کرنا پڑتا ہے۔ آغاز زینے کا پہلا پایہ ہے۔ وہیں سے آگے بڑھا جا سکتا ہے اور وہیں سے آگے بڑھنا چاہیئے۔ اگر آغاز ہی نہ کیا جائے تو آگے کیا بڑھا جائے۔ پس آغاز کرتے ہوئے ہمیں ہچکچانا نہیں چاہیئے۔ ہمت اور حوصلہ سے آغاز کر کے قدم آگے ہی بڑھاتے جانا چاہیئے۔ یہی کامیابی کا راز ہے۔ تحریر کے ذریعہ انسانیت کی خدمت ویسے بھی ہماری جماعت کی خصوصیت ہے۔ ہم سلطان القلم کے سپاہی ہیں۔ لکھنا ہمارا کام ہے۔ آپ کو ہر موضوع پر لکھنا چاہیئے۔ خاص طور پر انسانیت کی اصلاح اور اس کی بہبود کے لئے ہماری تحریریں مثبت ہوں اور نیت یہ ہو کہ ان سے انسانیت کی اصلاح مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری تحریر میں برکت دے اور مزید سے مزید کی توفیق دے۔

ایک عرصہ سے ملاقات نہ ہو پائی تھی
ایک عرصہ سے ترستا تھا دھڑکتا ہوا دل
اب کچھ اس طرح سے حالات نے پلٹا کھایا
ساتویں روز ملاقات میں ہیں سب شامل

ابوالاقبال

انساں کا خوں اس دنیا میں اب اور بھی ارزاں کیا ہوگا
اے چارہ گرو کچھ تم ہی کہو اس درد کا درماں کیا ہوگا

وہ جس نے عرب کے صحرا کو فردوس بداماں کر ڈالا
وہ بارشِ رحمت کیا ہوگی، وہ ابرِ بہاراں کیا ہوگا

تو ارمانوں کا مسکن ہے تو بستی ہے امیدوں کی
لیکن یہ بتا انجام ترا اے قلبِ پریشاں کیا ہوگا

خورشید بداماں جس سے ہوئے یہ کون و مکاں یہ ارض و سما
وہ نورِ مجسّم کیا ہوگا، وہ حسنِ درخشاں کیا ہوگا

ہر آنسو چشمِ عاشق میں اک گوہرِ یکتا لاثانی
یاقوت و زمرّد کیا ہوں گے اور لعلِ بدخشاں کیا ہوگا

ہمدوشِ ثریّا جس نے کیا پل بھر میں خاک نشینوں کو
وہ رحمتِ یزداں کیا ہوگی وہ لطفِ فروزاں کیا ہوگا

پُر شور سمندر سے پوچھو موجوں کا تلاطم کیا شے ہے
خاموش سبک رو ندی سے اندازۂ طوفاں کیا ہوگا

اس دور کی گھما گھمی نے انساں کو پریشاں کر ڈالا
اب آنے والے وقتوں میں اے دیدۂ حیراں کیا ہوگا

اس دشت کی تنہائی میں کریں کیا فکر دریدہ دامن کی
دنیائے جنوں میں ہم سا بھی اب بے سر و ساماں کیا ہوگا

رکھا ہے روا ہم پر تو نے ہر ایک ستم ہر ایک جفا
اب اس سے زیادہ اور کرم اے گردشِ دوراں کیا ہوگا

ہم کس سے کہیں اے راحتِ جاں، ہے ضبطِ قلم اور بندِ زباں
اس حال میں اب اے جانِ جہاں محمودؔ غزل خواں کیا ہوگا

ڈاکٹر محمود الحسن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل
۳۰- مارچ ۱۹۹۳ء

"دی نیوز" کے ۳۰ مارچ ۱۹۹۳ء کے شمارے میں آئی۔ حسن۔ کہتے ہیں کہ یہ بڑی حوصلہ دلانے والی بات ہے کہ وزیراعظم نے حال ہی میں ملک میں تعلیم کی افسوس ناک حالت کا نوٹس لیا ہے۔ ان کے ریمارکس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ تعلیم کے خلاف بول رہے ہیں بلکہ انہوں نے صرف اپنے اردگرد دیکھا ہے اور اپنے رفقائے کار کو بھی دیکھا ہے اور یہ محسوس کیا ہے کہ آج کل کا لکھا پڑھا نوجوان حقیقی معنوں میں لکھا پڑھا نہیں ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے ماسٹر کی ڈگری حاصل کی ہوئی ہے وہ خواندہ تو ہیں لیکن اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ برطانوی راج کے دور میں اور آزادی کے چند سال بعد تک بھی وہ لوگ جو پنجاب یونیورسٹی سے گریجوایٹ ہونے کی ڈگری حاصل کرتے تھے خاص طور پر گورنمنٹ کالج لاہور سے وہ برطانوی یونیورسٹی سے ڈگریاں حاصل کرنے والوں کے تعلیمی طور پر ہم پلہ کہے جا سکتے تھے جہاں تک تعلیمی معیار کا کے انحطاط کا سوال ہے جیسے زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی ہوا یہ آج سے تقریباً بیس سال قبل شروع ہوا تھا۔ بتدریج ڈگریوں کا حصول حصول تعلیم کی بجائے حصول روزگار کا ذریعہ بن گیا۔ جیسا کہ سارے ملک میں زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی راتوں رات امیر بننے کا جذبہ پیدا ہو گیا۔ جو صحیح کام کے ذریعہ نہیں بلکہ غلط باتوں کو بروئے کار لا کر ہدف حاصل کیا جاتا تھا۔ اس سلسلے میں جس بات کی ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ انسان کے ہاتھ میں ایک خشک کاغذ موجود ہو جس پر اس کے گریجوایٹ ہونے کی مہر ہو۔ امتحانی مراکز میں فریب کاری بڑھ گئی۔ کلاشنکوف کلچر کے پھیلنے سے یونیورسٹیوں کے ممتحن اور نگران اپنی زندگی بچانے کی فکر میں لگ گئے۔ اور بعض اوقات اس سلسلے میں وہ خود نقل مارنے کی اجازت بھی دے دیتے ہیں یا نقل مارنے والوں سے صرف نظر کر لیتے ہیں۔ اس طرح ایک نئی صنعت وجود میں آگئی۔ جعلی ڈگریاں خریدی جا سکتی تھیں اور وہ بھی بہت کم قیمت پر۔ یہ مثال بھی سامنے آئی کہ ایک شخص بریڈفورڈ انگلینڈ میں ڈاکٹری کی پریکٹس کرتا تھا اور اس کے پاس پنجاب یونیورسٹی کی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی جعلی ڈگری تھی۔ ایسے افراد کی نشاندہی کی جا سکتی ہے جنہوں نے جعلی کاغذات پر نوکریاں حاصل کیں ان کے یہ جعلی کاغذ خرید کردہ تھے۔

وہ لوگ جو اپنے ممتحن کو ڈرا بھی نہیں سکتے تھے اور جعلی ڈگریاں خریدنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتے تھے انہوں نے رٹا لگا کر علم حاصل کرنا شروع کر دیا گو طوطے کی طرح پڑھنا کسی شخص کو پوری طرح علم حاصل کرنے کا موقعہ فراہم نہیں کرتا اور آج کی اس تیزی کے ساتھ حرکت کرنے والی دنیا میں اس کا کوئی مقام نہیں ہے۔

اگر وزیراعظم نے فیڈرل پبلک سروس کمشن کی رپورٹ برائے ۱۹۹۰ء جو قومی اسمبلی کو پیش کی گئی تھی کا مطالعہ کیا ہوتا تو انہیں پتہ چلتا کہ سول سپیریئر سروس کے امتحانات کا مقابلہ کرنے والے کیسے ہیں اور وہ اس رپورٹ کا مطالعہ کر کے ڈر جاتے۔ بلکہ خون کے آنسو بہاتے کہ ان لوگوں میں کم علمی کی کتنی بہتات ہے۔

(اس کے آگے آئی حسن کئی مثالیں دیتے ہیں کہ سوال کیا پوچھا گیا اور جواب کیا دیا گیا اور پھر کہتے ہیں کہ) جگہ کی قلت کے باعث یہی جو ہیرے پیش کئے گئے ہیں انہی کو کافی سمجھا جائے۔ جگہ کی قلت کے باعث چند ایک مزید ہیرے بغیر کسی تبصرے کے پیش کئے جاتے ہیں۔ ہیلن کیلر کو ایک انگریز شاعر بتایا گیا۔ بوٹ پیپل کے متعلق کہا گیا کہ وہ لوگ جن کے پاس کشتیاں ہوتی ہیں۔ وائٹ ہاؤس کو نیویارک میں بتایا گیا۔ اور وائٹ ہال کو وائٹ ہاؤس کا ایک ہال پیش کیا گیا۔ ویسٹ منسٹر ایبے کو بھی ایک شاعر بتایا گیا۔ لیپ سال کے متعلق کہا گیا کہ ایسا سال جس میں مسائل نہ ہوں۔ کنگز انگلش کے متعلق یہ لکھا گیا یہ ایک ڈکشنری ہے جو مسٹر کنگ نے ترتیب دی تھی۔ اور اسی طرح اور باتیں۔

اگر ہمارے تعلیم یافتہ احباب کی کم علمی اس حد تک پہنچی ہوئی ہے تو کس طرح اس بات کی امید کر سکتے ہیں کہ ایسی دنیا کے ساتھ مقابلہ کریں جہاں تعلیم اور حصول علم ہر قسم کی ترقی کے لئے کلید کا کام دیتی ہے۔

اگر موجودہ سسٹم جاری رہا تو بغیر کسی شک و شبہ کے کہا جا سکتا ہے کہ ہم سارے ڈھیر کی نچلی چیز بن کر رہ جائیں گے۔

اس سارے عمل کو بہتر بنانا بھی کوئی آسان کام نہیں ہے۔ جاپانیوں نے اپنے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لئے اپنی پالیسی کا ۱۸۷۰ء میں آغاز کیا تھا۔ آج ان کے پاس سب سے زیادہ سائنس دان، انجنیئر ماہرین تعلیم اور لکھے پڑھے لوگ موجود ہیں اور یہ لوگ دنیا کے ہر ملک کے اس قسم کے لوگوں کی تعداد سے زیادہ ہیں اسی بات کا یہ نتیجہ ہے کہ اب جاپانی دنیا کے ہر ملک سے ہر شعبے میں آگے ہیں۔

ہمیں فیصلہ کرنا چاہیئے کہ ہم ایک مستقل اور مسلسل تعلیمی پالیسی پر عمل کریں گے اور ایسا کرنے کے لئے ہمیں ترجیحات قائم کرنی چاہئیں۔ اور بجائے غیر پیداواری اشیاء پر رقوم صرف کرنے کے تعلیم پر رقم صرف کرنی چاہیئے۔ تعلیم کی ہر سطح پر ۔پرائمری ثانوی اور یونیورسٹی کی تعلیم۔ کی سطح پست ہونے کے برابر ہے۔ سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اساتذہ تیار کریں۔ پرانے مکتبہ فکر کے اساتذہ تو اب موجود نہیں ہیں یا وہ اس وقت اپنی عمر کے ساتویں دہاکے میں پہنچے ہوئے ہیں۔ اس لئے یہ بات لازم ہے کہ ہمیں باہر سے اساتذہ منگوانے چاہئیں آغاز کار میں اساتذہ کے لئے کالج قائم کرنے پڑیں گے اور بہترین دماغوں کو تدریسی شعبہ کی طرف لانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اساتذہ کو سب سے زیادہ تنخواہ دی جائے حتی کہ سول سرونٹس سے بھی زیادہ۔ یہی وہ بات ہے جو اس پیشے کو باوقار بنانے میں مدد دے گی۔ درمیانی عرصے میں جبکہ ایک بہت بڑی تعداد اساتذہ کی تربیت حاصل کر رہی ہے ہمیں اس بات کی ضرورت پیش آئے گی کہ اپنے موجودہ سکولوں اور کالجوں کے لئے کچھ اساتذہ باہر سے بھی منگوائے جائیں۔ ہمارے نوجوان خاصے ذہین ہیں۔ اگر انہیں اچھے اساتذہ مل جائیں تو وہ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ آخر کار ہیلن کیلر جو نابینا پیدا ہوئی تھی۔ اور سماعت سے بھی عاری تھی لیکن اس معاملے میں خوش قسمت تھی کہ اسے ایک اچھا استاد مل گیا جس کے نتیجہ میں وہ ان تمام لوگوں سے آگے بڑھ گئی جن کے پاس بینائی بھی تھی اور سماعت بھی تھی اور بول بھی سکتے تھے ہمارے نوجوان بھی اگر انہیں اچھے اساتذہ مل جائیں تو ایسا کر سکتے ہیں۔

انسان کی نیک بختی یہی ہے کہ خدا کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھے۔

دی نیوز انٹرنیشنل
۳۱- مارچ ۱۹۹۳ء

اخبار "دی نیوز" انٹرنیشنل کے ۳۱ مارچ ۱۹۹۳ء کے شمارے میں اختر منیر کہتے ہیں کہ صوبہ سرحد (این ڈبلیو ایف پی) کو کوئی نیا نام دینے کے متعلق بحث مباحثہ اتنا ہی پرانا ہے جتنا کہ پاکستان کا وجود میں آنا۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ اس صوبے کا موجودہ نام اس علاقے کو دیا گیا تھا جو ڈیورنڈ لائن کے مشرق میں تھا اور دریائے سندھ کے کنارے تک پہنچتا تھا اس کے ساتھ ہزارہ کا ضلع بھی شامل کیا گیا تھا۔ اور یہ نام اس وقت کے برطانوی حکام نے دیا تھا۔ یہ نو آبادیات کے حاکموں نے سیاسی اور انتظامی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے دیا تھا۔ پاکستان کے قیام کے بعد یہاں کی جغرافیائی حالت بالکل بدل گئی ہے۔

اب پاکستان چار صوبوں کی فیڈریشن کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ بالکل چار بھائیوں کی طرح ہیں جن میں سے ایک کا کوئی نام نہیں۔ اس صوبے کو کوئی مناسب نام دینا کسی صورت میں بھی موجودہ پاکستان کی روح اخوت پر ضرب نہیں لگاتا۔ اس علاقے میں رہنے والے لوگ کسی دوسرے علاقوں کے لوگوں سے کم محب وطن نہیں ہیں۔ یہ وفادار شہری ہیں بالکل اسی طرح جس طرح پاکستان کے دوسرے صوبوں کے شہری وفادار ہیں۔ اگر اسے کسی اور نام سے پکارا جائے تو یقیناً ایسا کرنے سے آسمان نہیں گر جائے گا۔ کئی ایسی جگہیں ہیں جن کے نام تبدیل کئے گئے ہیں اور ان سے کچھ بھی نہیں ہوا۔ ساہیوال کا ضلع پہلے منٹگمری کہلاتا تھا۔ فیصل آباد کو لائل پور کہتے تھے۔ اور اٹک کو کیمبل پور اب وقت آگیا ہے کہ یہ صوبہ بھی اپنے لئے کوئی مناسب نام تجویز کرے لیکن اس سلسلے میں جو چیز زیادہ اہم ہے وہ یہ ہے کہ ہم نام کے متعلق فیصلہ کر لیں۔ اس صوبے کی اسمبلی نے اس سلسلے میں ایک قرارداد منظور کی ہے جسے ایک کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے۔ جو مناسب نام تجویز کرے گی۔ اسے پھر رسمی طور پر منظور کیا جائے گا۔ اور یہ منظوری ریفرنڈم کے ذریعے حاصل کی جائے گی۔ اب تک دو نام سامنے آئے ہیں۔ پختونستان اور پختون خواہ۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی نام غیر مناسب نہیں ہے۔ لیکن بعض حلقوں کا یہ خیال ہے کہ یہ نام نہیں ہونے

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم محمد افضل ملک صاحب

لاہور سے لکھتے ہیں:

مورخہ ۱۴ مارچ ۹۳ء بروز اتوار کے "الفضل" میں "آپکی تحریر" کے عنوان سے آپ کی ایک وضاحت پڑھی۔ چونکہ میرا ایک مضمون بعنوان "شارٹ کٹ" بھی ہفتہ کو پہنچنا متوقع تھا جس کی طوالت کا خود مجھے احساس تھا اس لئے یوں لگا جیسے روئے سخن میری ہی طرف ہو (ہو سکتا ہے کہ محض خوش فہمی ہو) مضمون کے معیار کے بارے میں تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا البتہ موضوع اور طوالت پر کچھ عرض کرنی چاہوں گا۔

"الفضل" کوئی روایتی انداز کا اخبار نہیں بلکہ یہ میری نظر میں ایک روزنامہ میگزین ہے۔ یہ جہاں افراد جماعت کے درمیان رابطہ کا مؤثر ترین ذریعہ ہے وہاں اپنے قارئین میں مثبت ادبی ذوق پیدا کرنے کے حوالے سے بھی بڑا اہم ہے۔ اس کے موضوعات میں تنوع ہونا چاہیئے اور ہوتا ہے۔ مختصر خبریں، شذرات، بین الاقوامی حالات، واقعات شخصیات، کھیل کھلاڑی یا درفتگان، اقتباس کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ، ہماری تاریخ، کاغذی ہے پیرہن، وصایا، اعلانات وغیرہ اس کے مستقل موضوعات ہیں۔ جن سے اس کی رنگارنگی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور بعض اوقات ان موضوعات سے ہٹ کر بھی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ جو قارئین میں ذوق و شوق سے پڑھے جاتے ہیں۔ سفرنامہ آجکل ادب کی مقبول ترین صنف کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اور ہمیں تو ویسے بھی زمین میں چل پھر کر مشاہدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ انہی باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اپنے اخبار میں لکھنے کی خواہش کے ساتھ اس موضوع پر مضمون آپکو بھجوایا تھا ورنہ دیگر موضوعات پر میرے مضامین جو میرے خیال میں الفضل کے مجموعی مزاج سے مطابقت نہیں رکھتے دیگر اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ (مثلاً ادارتی صفحہ روزنامہ جنگ ۱۲، ۲۲ دسمبر ۹۱ء، ۲۱ جنوری ۹۲ء)

اب میں طوالت کی کچھ وضاحت کرنا چاہوں گا۔ مضمون بھیجتے ہوئے مجھے اس کی طوالت کا احساس تھا۔ اور خیال تھا کہ شائد یہ اخبار کے ڈیڑھ، دو صفحات گھیرے جو آٹھ صفحات کے اخبار کے لئے کافی زیادہ ہیں۔ چنانچہ اختصار کی کوشش کی جس کے باعث بعض مقامات پر ربط ٹوٹتا ہوا بھی محسوس ہو رہا ہے۔ مگر مزید اختصار سے مضمون کا مجموعی تاثر ختم ہو کر رہ جاتا۔

محترم! غالب امکان یہی ہے کہ آپ کے وسیع صحافتی تجربہ کے مقابلہ میں میرے خیالات غلط ہوں۔ مگر چونکہ "الفضل" ہمارا اپنا اخبار ہے اور اس حوالے سے آپ سے بھی اپنائیت کا تعلق ہے اپنائیت کے انہیں احساسات کے ساتھ یہ چند باتیں لکھ دی ہیں۔ ہو سکے تو اسی طرح "موضوع کے انتخاب" اور "مضمون کی طوالت" کی مزید وضاحت اپنے کسی مضمون میں کر دیجئے۔ اس سے میرے جیسے الفضل میں لکھنے کے خواہشمند دیگر بہت سے افراد کا بھلا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپکو تادیر الفضل کے ذریعے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک چھوٹی سی بات

مکرم ناصر احمد صاحب خالد لاہور سے لکھتے ہیں:

بہت سالوں کی بات ہے کہ میں ایک شام لاہور کی مال روڈ پر جا رہا تھا۔ تو دیکھا کہ جی۔پی۔او کے پاس مشہور شاعر ناصر کاظمی، بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ پریشان حال فٹ پاتھ پر کھڑے تھے۔ وہاں سڑک عبور کرنے کی جگہ تو نہ تھی اس لئے میں نے سوچا شاید مصرع ثانی کو موزوں کر رہے ہوں۔ لہٰذا مخل ہوئے بغیر گذر گیا۔ کوئی ایک گھنٹہ کے بعد اسی راستے واپس ہوا تو دیکھا کہ کاظمی صاحب بدستور اس حالت میں اس جگہ کھڑے تھے۔ میں نے پوچھا کاظمی صاحب! کیا ہوا؟" گلوگیر آواز میں تقریباً روتے ہوئے کہنے لگے کہ "ایک خون آشام حادثہ ہو گیا ہے۔ ایک شخص یہاں سے سڑک عبور کر رہا تھا کہ ایک تیز رفتار کار نے اسے زور سے ٹکر ماری اور وہ میرے دیکھتے دیکھتے یہاں مر گیا ہے۔" مجھے یہ بات سن کر اور شاعر کی حالت دیکھ کر بہت صدمہ ہوا۔

بات تو چھوٹی سی ہے مگر ہے بہت بڑی۔ اب بھی میں سڑک پر جاتے ہوئے کئی لوگوں کو غلط جگہ سے سڑک عبور کرتے دیکھتا ہوں۔ تو مجھے دل گرفتہ شاعر ناصر کاظمی اور یہ حادثہ یاد آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے حادثات سے محفوظ رکھے۔ ہمیں ہمیشہ سڑک وہیں سے عبور کرنا چاہیئے۔ جہاں چوک پر پیدل چلنے والوں کے لئے زیبرا کراسنگ کا نشان لگا ہوا ہو۔ خواہ اس جگہ پر پہنچنے کے لئے ہمیں ایک دو فرلانگ مزید پیدل چلنا پڑے۔ بعض اوقات چھوٹی سی بے احتیاطی بھی جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے

بچوں کے لئے

عزیزہ سعدیہ اختر صاحبہ

ڈیرہ غازی خان سے لکھتی ہیں:

محترم ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ۔

میں نے چند روز ہوئے مڈل کا امتحان دیا ہے اور امید ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھے نمبروں سے کامیاب ہو جاؤنگی۔ میرے ابو ڈاکٹر ایس اے اختر روزنامہ الفضل کے لئے اکثر طب و صحت کے عنوان سے مضمون لکھتے رہتے ہیں۔ کچھ ان کی وجہ سے اور کچھ آپ کے الفضل میں بار بار بچوں کو لکھنے کے لئے حوصلہ افزائی کرنے پر میں بھی اب آپ کو اکثر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جن کے ملفوظات کی پہلی جلد میں نے پڑھنی شروع کر دی ہے اس میں سے آپ کو پڑھنے کے بعد لکھتی رہوں گی اس کے علاوہ بھی جو مضمون بھی میں لکھ سکی آپکو بھیجتی رہوں گی۔ اس مرتبہ ملفوظات کے جملوں کے علاوہ چند ایک لطیفے بھی بھیج رہی ہوں۔ امید ہے پسند آئیں گے۔

۱۔ آپ کے پاس ہچکیوں کی کوئی دوا ہے؟ ایک شخص نے تیزی سے کلینک میں گھس کر ڈاکٹر سے پوچھا۔ ڈاکٹر نے اٹھ کر اس کے زوردار تھپڑ رسید کیا اور کہا برا نہ مانیں یہ ہچکی کا بڑا کارگر علاج ہے۔ اچانک دھچکے یا صدمے سے ہچکیاں فوراً بند ہو جاتی ہیں۔

"مگر ڈاکٹر صاحب! ہچکیاں تو میری بیوی کو آ رہی ہیں۔" اس آدمی نے جواب دیا۔

۲۔ معمر آدمی "ایک دفتر کے مینیجر سے"، آپکے ہاں ایک لڑکا خالد کام کرتا ہے۔ میں اس کا دادا ہوں کیا میں اس سے مل سکتا ہوں۔ "مینیجر" مجھے افسوس ہے آپ دیر سے پہنچے" وہ آپ کے جنازے میں شرکت کے لئے جا چکا ہے۔

۳۔ جلسہ کے سیاسی لیڈر نے اپنی سیکرٹری کو ڈانٹتے ہوئے کہا کہ تمہیں میں نے صرف پندرہ منٹ کی تقریر لکھنے کو کہا تھا مگر تم نے پوری گھنٹے کی لکھ دی۔ بولتے بولتے میرا منہ تھک گیا۔ سیکرٹری بولی جناب میں نے صرف پندرہ منٹ کی تقریر لکھی تھی مگر آپ جلد بازی میں تقریر کی چار کاپیاں لے گئے تھے۔

دعا تریاق ہے

گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں۔ اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے وہ آخر انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

بقیہ ص۳

چاہئیں۔ ایسے لگتا ہے جیسے یہاں کے لوگوں کے تشخص سے انہیں الرجی ہے بہرحال شکوک و شبہات کے دور کرنے کے لئے اگرچہ یہ شکوک و شبہات کوئی بنیاد نہیں رکھتے۔ یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ اس صوبے کو خیبر صوبہ کہا جائے۔ خیبر ایک ایسا نام ہے جسے عالمی طور پر جانا اور پہچانا جاتا ہے اور کوئی شخص اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ اس نام نے کتنا اثر چھوڑا ہے اور یہ نام کس طرح تسلسل کے ساتھ تاریخ پر اپنا اثر ڈالتا رہے گا۔ نہ صرف انڈو پاک کی تاریخ پر بلکہ سارے ایشیا اور یورپ کی تاریخ پر بھی۔ (یہ خط پشاور سے لکھا گیا)

اولاد اور مال انسان کے لئے فتنہ ہوتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان — سیّد رشید علی

سیّد رحمت علی شاہ صاحب

میرے پیارے والد مکرم سیّد رحمت علی شاہ صاحب ۱۹۰۱ء میں کھروٹہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ میں تعلیم حاصل کی۔ مرے کالج سیالکوٹ سے ایف اے کرنے کے بعد آپ اسلامیہ کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ یہاں ہوسٹل میں آپ کے ساتھی شیخ بشیر احمد سابق جج ہائی کورٹ لاہور۔ کرنل عطاء اللہ سابق امیر جماعت راولپنڈی۔ شیخ اعجاز جو کہ علامہ اقبال کے بھتیجے ہیں اور آج کل کراچی میں مقیم ہیں (اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے اور صحت عطا فرمائے) تھے۔ ان لوگوں کا پاکیزہ کردار آپ کو متاثر کرتا رہا۔ آخر آپ نے بیعت کر لی۔ آپ کی سخت مخالفت کی وجہ سے آپ کی بیعت کی خبر سن کر دوست ہکا بکا رہ گئے۔ جب یہ خبر آپ کے خاندان میں پہنچی وہاں ماتم ہو گیا۔ آپ کے والد کو بے حد پیار تھا۔ لیکن یہ خبر ملتے ہی انہوں نے آپ کو مارنا شروع کر دیا۔ آپ کے بڑے بھائی آپ کے کالج کا خرچ ادا کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا کہ اس کا خرچ بند کر دیں۔ لیکن بھائی سیّد محبوب علی شاہ نے کہا کہ اس کا عقیدہ اس کے ساتھ میں خرچ بند نہیں کروں گا۔ اس بات کا والد صاحب ہمیشہ ممنونیت سے اظہار کرتے رہے۔ جب آپ پہلی دفعہ قادیان گئے تو حضرت حافظ روشن علی صاحب سے آپ کا تعارف کرایا گیا کہ یہ نوجوان احمدی ہوا ہے۔ ابا جان اس بات کا بڑے فخر سے اظہار کرتے تھے کہ یہ سنتے ہی حافظ صاحب نے مجھے گلے سے لگایا۔ حضرت حافظ صاحب کے تبحر علمی سے آپ بے حد متاثر تھے۔ فرماتے تھے کہ حافظ روشن علی صاحب کی وفات کو مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی وفات کے بعد سب سے زیادہ محسوس کیا گیا۔ ایک سناٹا چھا گیا۔ چنانچہ آپ کی پہلی اہلیہ جو کہ ڈپٹی غلام حسین رفیق حضرت بانی سلسلہ کی صاحبزادی تھیں نے ایک نظم کہی جس کا ایک شعر آپ اکثر پڑھا کرتے تھے۔

”تو وصال حق سے واں مسرور ہے!
یاں دلِ حیرت زدہ مجبور ہے“

میں نے آپ کو ہمیشہ راست گو۔ دیانتدار۔ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر عمل کرتے پایا۔ چاہتے تھے کہ احمدی ایک نمونہ ہوں۔ واقعی آپ ایک نمونہ تھے۔ ہمارے غیر احمدی رشتہ داروں میں مشہور تھا کہ رحمت علی فرشتہ ہے لیکن مرزائی ہے۔ غیبت۔ بدظنی سے ہمیشہ ان کو مبرا پایا۔ کئی ایسے موقعے آئے جب ان کی جان پہ بن گئی لیکن راست گوئی سے قدم نہیں ہٹایا۔

میرے خلاف ایک محکمانہ کارروائی ہو رہی تھی۔ ایک جج انکوائری آفیسر مقرر ہوا۔ والد صاحب کو گواہی کے لئے بلایا گیا۔ آپ نے تمام گواہی میرے خلاف دی۔ جج نے کہا کہ اگر آپ میری جگہ ہوتے تو اس کے ساتھ کیا کرتے۔ والد صاحب نے کہا میں اسے نوکری سے برخواست کر دیتا۔ وہ والد صاحب کی سچائی سے متاثر ہوا اور مجھے تنبیہہ کر کے چھوڑ دیا۔ بعد میں والد صاحب نے مجھے بتایا کہ تمہاری نوکری رہے یا نہ رہے میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ دیانت داری میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ میرے چھوٹے بھائی حبیب علی کو راستے میں ۵ یا ۱۰ کا نوٹ ملا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے ۵ کا نوٹ بھی قیمت رکھتا تھا۔ اور آج کل کے ۵۰ روپے کے برابر تھا۔ فوراً اس کے ہاتھ سے نوٹ لیا اور اردگرد کے لوگوں سے پتہ کیا۔ ان کے انکار پر ایک پولیس والے کے ہاتھ وہ نوٹ دے دیا کہ اگر کوئی ڈھونڈتا ہوا آئے تو اس کو دے دینا۔ ایک زمانے میں جی پی او کراچی میں مشینیں نصب تھیں ان میں ۱۰ پیسہ کا سکہ ڈالو۔ ہینڈل گھمانے پر لفافہ باہر آجاتا۔ کاؤنٹر پہ جانے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں نے ایک دفعہ سکہ ڈال کر ہینڈل گھمایا تو سکوں کی بارش ہونے لگی۔ مشین میں کوئی خرابی تھی۔ والد صاحب نے دیکھ کر تمام سکے ”اکٹھے“ کئے پوسٹ آفس کے کارکن کے پاس گئے اس کو تمام تفصیل بتائی اور تمام رقم اس کے حوالے کی۔ میرے ماموں اعجاز مبارک ایک دفعہ خط لکھنے کے لئے ان کے دفتر گئے اور ایک کاغذ مانگا۔ آپ نے کہا اعجاز کاغذ سرکاری ہے۔ یہ ایک آنہ لو اور بازار سے کاغذ خرید لو۔ سچائی کے معاملے میں کسی بڑے سے بڑے آفیسر سے نہیں دبے۔ شعیب محمد پاکستان کے وزیر خزانہ تھے۔ وہ باہر سے سامان لائے جس پر سرکاری ڈیوٹی کم لگائی گئی۔ جب وہ کاغذات والد صاحب کے پاس آئے آپ نے اس پر اعتراض کیا۔ کلکٹر کسٹم نے بھی کہا شاہ صاحب وزیر خزانہ کا معاملہ ہے اتنی سختی نہ کریں۔ آپ نے ان کی بات سختی سے رد کر دی کہ حکومت کو اس کی رقم پوری ملنی چاہیئے۔ اس میں غریب اور امیر یا بڑے سرکاری آفیسر کا کوئی سوال نہیں۔ پھر باقی رقم وصول کروائی۔ انگریزی زبان پر بہت عبور حاصل تھا۔

وائسرائے ہند نے ایک سلیکشن کمیٹی بنائی تھی جس کے چیئرمین کرنل سانڈر تھے۔ والد صاحب اس کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔ اس زمانے کے لحاظ سے بہت زیادہ تنخواہ تھی۔ لیکن ہمیشہ سادہ کپڑوں میں رہتے۔ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اتنے بڑے آفیسر ہیں اس زمانے میں فسٹ کلاس کا پاس ملتا تھا۔ بطور لطیفہ سناتے تھے کہ ایک دفعہ میں دہلی یا لاہور کے سٹیشن پر فرسٹ کلاس کے کمپارٹمنٹ سے اترا تو ان کی سادگی کو دیکھ کر قلی کہنے لگا۔ ”صاحب کتھے اے؟“ اسی طرح ملتان میں یہ اسٹیشن سے اپنے بیٹے حبیب علی کے گھر آ رہے تھے۔ راستے میں ایک جگہ تھک کر بیٹھ گئے۔ ایک لڑکا ان کو سادہ لباس میں دیکھ کر اپنی بکری ان کے حوالے کر کے خود کھیل کود میں مصروف ہو گیا۔ کافی دیر تک وہ نہ آیا اتنے میں میرے بھائی کا دوست وہاں سے گذرا اور ان کو بیٹھے دیکھ کر پوچھا شاہ جی یہاں کیسے بیٹھے ہو۔ آپ نے واقعہ بتایا۔ اس نے کہا چھوڑو جی خود ہی آ کر بکری لے جائے گا لیکن آپ نے انکار کیا کہ وہ میرے سپرد ایک امانت کر گیا ہے اس کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ جب تک وہ لڑکا آ نہیں گیا آپ وہاں سے نہیں ہلے۔ جیسے میں پہلے لکھ چکا ہوں آپ کی پہلی شادی حضرت ڈپٹی غلام حسین صاحب کی صاحبزادی صفیہ بیگم سے ہوئی تھی۔ یہ بہت ہی متقی۔ نیک اور جماعت کی شیدائی خاتون تھیں۔ موصیہ تھیں ۱۹۳۰ء میں ان کا انتقال ہوا۔ قادیان میں بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ وہ سخت بیمار تھیں۔ آپ کو ان کو اسی حالت میں چھوڑ کر واپسی ڈیوٹی پر آنا پڑا۔ راستے میں ایک جگہ غنودگی طاری ہوئی اور کسی نے کہا کہ ملکہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ بعد میں پتہ کیا گیا تو عین اسی وقت ان کا انتقال ہوا تھا۔ ان کی نیکی اور تقویٰ کی بہت باتیں ہیں۔ میں ایک پر اکتفا کرتا ہوں۔ والد صاحب ایک دفعہ اپنے والد سے اونچی آواز میں بولے۔ فوراً آپ کی اہلیہ نے آپ کو ٹوک دیا۔ کہ حکم ہے کہ والدین کے آگے اونچا نہ بولو۔ ہمیشہ خاوند کی تابعداری اور خدمت میں وقت گذارا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ، ائمہ جماعت اور رفقاء حضرت بانی سلسلہ سے بے حد محبت کرتے۔ حضرت مرزا شریف احمد اور حضرت مفتی محمد صادق سے ذاتی تعلقات بھی تھے۔ کہنے لگے ایک دفعہ میں نے ناسمجھی سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے پوچھا مفتی صاحب آپ ہمیشہ حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ رہے ہیں کبھی آپ کو شک بھی پڑا۔ مفتی صاحب نے کہا شک کا تو سوال ہی نہیں۔ ہمارا تو ہر روز ایمان تازہ ہوتا تھا۔

اسی طرح آپ ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر قادیان جا رہے تھے۔ آپ ایک رفیق کے پاس جا کر بیٹھ گئے اور ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے کبھی حضرت بانی سلسلہ کا کوئی نشان دیکھا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے علاقہ میں سانپ بے حد تھے۔ بہت سی اموات ہو چکی تھیں۔ میں نے حضرت بانی سلسلہ سے دعا کے لئے کہا آپ نے دعا کی اور مجھے جانے کی اجازت دی۔ وہ کہتے ہیں اس کے بعد میں کھیتوں میں کام کر رہا ہوتا سانپ میرے پیروں سے ہاتھوں سے گذر جاتے لیکن مجھے کبھی گزند نہیں پہنچا۔ چوہدری خدا بخش ایک رفیق ہانڈو گوجر لاہور میں رہتے تھے۔ انتہائی فرشتہ سیرت بزرگ تھے۔ ان سے خاص طور پر ملنے جاتے بہت ادب سے ملتے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اس وقت حضرت بانی سلسلہ کو مانا جب ہر طرف سے انکار تھا۔ لیکن یہ لوگ انتہائی تکلیفوں کے بعد بھی ثابت قدم رہے۔ ابا جان کے بڑے بھائی سیّد امیر حیدر پولیس میں ملازم تھے جب حضرت بانی سلسلہ سیالکوٹ گئے غالباً ۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے۔ ان کی ڈیوٹی حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ وہ اگرچہ غیر احمدی رہے ان کا کہنا ہے کہ وہاں میں نے ایک شخص (مولوی عبدالکریم سیالکوٹی) کو دیکھا کہ دیوانہ وار حضرت بانی سلسلہ کے گرد چکر لگاتے تھے۔ تایا جان پر اس بات کا بہت اثر تھا۔ اور ہمیشہ اس بات کا ذکر کرتے تھے کہ وہ شخص محبت میں کسی مخالف کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔

میرے والد کی دوسری شادی ۱۹۳۱ء میں حضرت ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب دھرم کوٹ رندھاوا کی صاحبزادی سے ہوئی جن کے ساتھ ان کا تعلق ۴۸ سال رہا۔ ان سالوں میں آپ نے اپنی اہلیہ اور ان کے بچوں کے ساتھ انتہائی مشفقانہ رویہ روا رکھا۔ ہمیشہ ان کی ضروریات کو پورا کیا۔ ہماری اچھی تربیت کی خاص طور پر لڑکیوں سے زیادہ پیار تھا۔ ہماری بڑی آپا حمیدہ اور خالدہ ادیب سے بہت پیار تھا۔ انہوں نے خدمت بھی بہت کی۔ ہمیشہ اس بات پر زور دیتے کہ بات صاف صاف کی جائے۔ کسی قسم کا ہیر پھیر نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ کسی غلط بات کی وجہ سے احمدیت بدنام ہو۔ یہی وجہ تھی کہ نیک نمونہ بننے پر بہت نصیحت کرتے۔ مجھے یاد ہے کہ میں ایک دفعہ کراچی سے لاہور گیا۔ ریلوے

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۸۲۱ میں آمنہ بی بی زوجہ چوہدری نواب دین قوم جٹ بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تہال ۴۰۵ خاص ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۱۲-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ۷½ تولہ مالیتی ۲۶۲۵۰/- روپے۔ (۲) حق مہر ۳۵/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ آمنہ بی بی زوجہ نواب دین ساکن تہال ۴۰۵ خاص ضلع گجرات گواہ شد نمبر ۱۔ ظفر احمد ظفر مربی سلسلہ پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ فضل الٰہی ولد فتح محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ تہال ضلع گجرات

مسل نمبر ۲۸۸۲۲ میں امتہ الباسط عزیز زوجہ عبدالعزیز قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۱۶ دارالعلوم غربی نمبر ۲ ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیور ۸ تولہ مالیتی ۲۶۶۰۹/ روپے۔ (۲) حق مہر ۱۰۰۰/- روپے وصول شدہ جس کے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خرید لئے ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ الباسط عزیز ۸/۱۶ دارالعلوم غربی نمبر ۲ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ امتہ الاسلام محمود وصیت نمبر ۱۸۴۶۰۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سردار مقبول احمد ذبیح وصیت نمبر ۱۲۱۷۹۔ گواہ شد نمبر ۳۔ امتہ النصیر صدر لجنہ وصیت نمبر ۱۸۹۱۴۔

مسل نمبر ۲۸۸۲۳ میں نادیہ اجمل بنت رانا محمد اجمل قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات ۱۲ گرام مالیتی ۳۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نادیہ اجمل ۲۱/۷ دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ امتہ النصیر صدر لجنہ وصیت نمبر ۱۸۹۱۴ گواہ شد نمبر ۲ امتہ الاسلام محمود وصیت نمبر ۱۸۴۶۰۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سردار مقبول احمد ذبیح وصیت نمبر ۱۲۱۷۹

مسل نمبر ۲۸۸۲۴ میں امتہ الحفیظ بیوہ شیخ حمید اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۱۰۰۰/- روپے۔ (۲) زیور طلائی وزنی نامعلوم مالیتی ۲۰۰۰/- روپے (۳) ترکہ خاوند محترم نقد ۲۵۰۰/- روپے کل جائیداد ۵۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحفیظ ۵/۷ منظور احمد سعید ککھاں والی منزل دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ رضیہ الطاف وصیت نمبر ۱۷۱۶۴ گواہ شد نمبر ۲۔ امتہ النصیر وصیت نمبر ۱۸۹۱۴۔ گواہ شد نمبر ۳۔ سردار مقبول احمد ذبیح وصیت نمبر ۱۲۱۷۹۔

مسل نمبر ۲۸۸۲۵ میں مشہود اسلم ولد چوہدری محمود اسلم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۱۶ دارالعلوم غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۲-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی ۱۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۷۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مشہود اسلم ۸/۱۶ دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ محمود اسلم والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نصیر احمد صفدر ۱۸/۶ دارالعلوم غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۸۲۶ میں ساجدہ بیگم زوجہ عبدالرشید قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نمبر ۳۰-۲۹/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۱۰۰۰/- روپے (۲) طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی ۳۰۰۰/- روپے (۳) ایک بڑا فریج PHILIPS WHIRL POOL مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے (۴) واشنگ مشین مالیتی ۲۰۰۰/- روپے (۵) سلائی مشین سنگر مالیتی ۲۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے
الامتہ۔ ساجدہ بیگم زوجہ عبدالرشید ۱۸/۳۰-۲۹ دارالرحمت وسطی ربوہ۔
گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالرشید خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ فرید احمد تبسم مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۸۷۶۔

بقیہ: صہ ۵

میں ایک شخص ملازم تھا اس نے مجھے اپنے نام کا بنا ہوا انٹر کلاس کا پاس دے دیا۔ والد صاحب کو معلوم ہوا۔ سخت ناراض ہوئے کہنے لگے۔ پڑھتی نمازیں، کہلوانا احمدی اور ایسی بُری حرکت۔ میں سخت شرمندہ ہوا اور آئندہ کے لئے توبہ کی۔

وہ حقیقی احمدی تھے۔ ہر وقت دعائیں کرنے والے کسی نے اگر ان کو پانی کبھی پلا دیا ہے تو اس کو ڈھیر ساری دعائیں دیں۔ نظام سلسلہ کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرتے تھے۔ کہتے تھے اعتراض کرنا سب سے آسان کام ہے جو کوئی کام نہیں کرتے وہ اعتراض کرنے میں آگے ہوتے ہیں۔ آخری علالت میں چھوٹے بھائی حبیب علی شاہ کے پاس ملتان میں مقیم رہے۔ اس نے بہت خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر دے۔ جولائی ۱۹۷۹ء میں نشتر ہسپتال میں وفات ہوئی وہاں سے نعش ربوہ لائے۔ سخت گرمی تھی۔ راستے میں بارش کی وجہ سے موسم ٹھنڈا ہوگیا۔ ایمبولینس کا ڈرائیور جو غیر احمدی تھا کہنے لگا کسی نیک آدمی کی لاش ہے جو موسم بھی ٹھنڈا ہوگیا ہے۔ میرے ایک غیر احمدی رشتہ دار جو کہ بہائی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں مجھے خط میں لکھا کہ میں نے اپنی ۶۲ سالہ زندگی میں اس سے نیک آدمی نہیں دیکھا۔ یہ ان کا حسن ظن تھا۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور جو خوبیاں وہ ہم میں اور احمدیوں میں دیکھنا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ ہمیں عطا کرے۔

بقیہ: صہ ۱

کا اپنا لطف ان کے مزاج پر، ان کے

دماغ، ان کے دل پر اس حد تک غالب آجاتا ہے کہ وہ ساری سوچی ہوئی باتیں ان کہی رہ جاتی ہیں اور انسان بغیر کہے ہی اُٹھ کر آجاتا ہے۔ لیکن یہ کیفیت اس لئے ہے کہ انسان کے ذہن پر اس ملاقات کے کرنے کا خاص اثر ہوا کرتا ہے یعنی ملاقات سے پہلے ہی وہ اثر اس کے ذہن اور دل پر قبضہ جما لیتا ہے اور اس کے نتیجہ میں انسان وہ باتیں بھی نہیں کہہ سکتا جو اس نے کہنی ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا تصور اگر صحیح ہو تو انسان کے دل و دماغ پر اتنی قوت کے ساتھ قبضہ جمائے گا کہ اس کی کوئی اور مثال دنیا میں دکھائی نہیں دے گی اور یہ ایک ایسی چیز ہے جو اگر عارف باللہ کے حالات پر غور کیا جائے تو عارف باللہ کے آئینے سے دکھائی دے سکتی ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں عام انسان اس حقیقت کا تصور بھی نہیں کر سکتا (۔) یہ ایک ایسی چیز نہیں ہے جو صرف بیان کرنے سے آجائے۔ یہ دل کے ایک اندرونی تجربے کا نام ہے اور دل کا یہ اندرونی تجربہ حاصل کرنے کے لئے محنت کرنی پڑے گی اور صحیح طریق پر، صحیح رُخ پر قدم اٹھانے پڑیں گے۔ اسی لئے میں کوشش کرتا رہتا ہوں کہ جیسے بچے کو ہاتھ پکڑ کر چلایا جاتا ہے اسی طرح جماعت کو بار بار ہاتھ پکڑ پکڑ کر چند قدم چلا کر دکھاؤں کہ اس طرف (عبادت) کا رخ ہے حقیقی نماز یہاں نصیب ہوتی ہے اور اس طرح ادا کی جاتی ہے۔ پس وہ لوگ جو (عبادت) میں سست ہیں بہت بڑے محروم ہیں انہوں نے اپنی زندگیاں ضائع کر دیں اور آئندہ کیلئے ان کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۹۲ء)

بقیہ: صہ ۱

دینی اور علمی موضوعات پر لگ بھگ دو درجن کتب کے مصنف ہیں۔ ان کا اہم ترین شاہکار تاریخ احمدیت کی تدوین ہے۔ جس کی وجہ سے ان کو مؤرخ احمدیت کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا موصوف کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے۔

گردہ مثانہ، گیس، کمزوری اور جس کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ
نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
فون: ۳۰۹۰ (کوڈ ۰۴۳۸)
ذہنی پریشانی، خوف، دہشت، گھبراہٹ سے نجات

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم ڈاکٹر اعجاز اللہ خان صاحب حال قرطبہ سپین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام عمر اعجاز تجویز کیا گیا ہے۔ بچہ مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب بزرگوال ضلع گجرات کا پوتا ہے اور مکرم محمد امین صاحب (آف میڈرڈ۔ سپین) کا نواسہ ہے۔

○ مکرم انور احمد صاحب زعیم خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴ر اپریل ۹۳ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود چوہدری غلام محمد پرویز گنج مغلپورہ کا پوتا اور چوہدری محمد یحییٰ صاحب مقبول کا نواسہ ہے۔

احباب ان سب نومولودوں کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کریں۔

دعائے نعم البدل

○ عزیز ذیشان احمد ابن مکرم سلطان احمد صاحب تین ماہ زندہ رہ کر بقضائے الٰہی وفات پاگیا ہے۔ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری خان محمد صاحب گوندل (گوندل ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ) مورخہ ۷ر اپریل ۹۳ء کو وفات پا گئے ہیں۔ ان کا جنازہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے بعد عصر البیت المہدی میں پڑھایا۔ آپ موصی تھے۔ اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے قبر تیار ہونے پر مکرم محترم چوہدری محمد شفیع صاحب سلیم ناظم انصار اللہ ضلع گجرات نے دعا کرائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر بیاسی سال تھی۔ ۹ر اپریل کو بعد جمعہ مکرم محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے بعض دیگر جنازوں کے ساتھ ان کا جنازہ غائب بھی پڑھایا۔

○ مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب والد چوہدری کریم دین صاحب جٹ وینس سابق صدر چک نمبر ۱۷۰/TDA ضلع لیہ مورخہ ۱۸ر مارچ ۹۳ء کو وفات پا گئے۔

○ مکرم بشیر احمد قیصرانی صاحب ایک لمبا عرصہ گردوں کی بیماری میں مبتلا رہنے کے بعد مورخہ ۲۷ر مارچ ۹۳ء کو وفات پا گئے۔ قیصرانی صاحب جماعت احمدیہ کے ایک بہترین کارکن اور زعیم اعلیٰ ضلع لیہ تھے احباب ان سب کی بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

حسن کارکردگی ناظمین اضلاع
مجلس انصار اللہ پاکستان

سال ۱۳۷۱ ہش/ ۱۹۹۲ء میں ناظمین اضلاع مجالس انصار اللہ پاکستان میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ناظمین اسناد خوشنودی کے حقدار پائے ہیں ان کے نام حضور کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کئے گئے تھے۔ جو حضور نے ازراہ شفقت منظور فرمائے اور فرمایا "منظور ہے۔ اللہ مبارک فرمائے۔"

۱۔ نظامت ضلع کراچی اوّل
ناظم ضلع مکرم نعیم احمد خان صاحب
۲۔ نظامت ضلع لاہور دوم
ناظم ضلع مکرم طاہر احمد ملک صاحب
۳۔ نظامت ضلع اسلام آباد سوم
ناظم ضلع مکرم چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)۔

ضرورت

۱۔ ایک میل نرس جو تجربہ کار ہو اگر سابق فوجی ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ ایک بزرگ کی پوری طرح ذمہ داری سے دیکھ بھال کراچی یا لاہور کر سکے۔

۲۔ ایک خانساماں جس کو ڈرائیونگ آتی ہو یا سیکھنا چاہے۔ ہر دو خواہشمند حضرات اپنے امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ درخواست ذیل کے ایڈریس پر بھجوائیں۔

رابطہ
معرفت پی او بکس ۸۹۶۰ کراچی
پوسٹ کوڈ ۷۵۴۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۳ / اپریل۔ آج صبح سے بادل چھائے ہیں۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے جس سے گرمی کا اثر بہت کم ہو گیا ہے۔

○ بوسنیا میں دوبارہ شدید لڑائی چھڑ گئی ہے۔ مسلمانوں کے محصور قصبے سربرانیکا پر توپوں سے شدید گولہ باری کی گئی جس کے نتیجے میں متعدد مکانات تباہ ہو گئے اور ۵۶ / افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ حملہ سربوں کی اس دھمکی کے بعد ہوا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ اگر سابق یوگوسلاویہ کے علاقوں پر ممنوعہ فضائی زون کے سلسلے میں نیٹو نے کارروائی کی تو جنگ میں شدت آجائے گی۔ نیٹو کے طیاروں نے ممنوعہ فضائی علاقوں پر پرواز شروع کر دی ہے اس کا مقصد سربوں کی جارحیت کو محدود کرنا ہے۔

○ گرینا ڈا کے حکام نے پاکستان کی کرکٹ ٹیم کے کپتان سمیت چار کھلاڑیوں وسیم اکرم، وقار یونس، عاقب جاوید اور مشتاق احمد کے خلاف منشیات کے الزامات واپس لے لئے ہیں پاکستان نے انڈر ۲۳ کے خلاف تین روزہ میچ بھی شاندار طریقے سے جیت لیا ہے

○ ایران کے صدر نے آذربائیجان اور آرمینیا کی جنگ میں شدت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ معاملہ براہ راست ایران کی سلامتی سے تعلق رکھتا ہے۔

○ پوری وادی کشمیر میں بھارتی مظالم کے خلاف چوتھے دن بھی مکمل ہڑتال رہی۔ سکول کالج سرکاری غیر سرکاری ادارے مارکیٹیں بند رہیں کشمیریوں نے کئی مظاہرے کئے بھارتی فوج کی چوکیوں پر حملے کئے۔ متعدد کشمیریوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ اسلام آباد میں سینیٹر جام کرم علی کی طرف سے اے پی سی کے رہنماؤں کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیے میں اس وقت بھگدڑ مچ گئی جب کھانے کے دوران بھارتی سفیر اچانک شراب کی بوتل ہاتھ میں لئے نمودار ہو گئے۔ تمام لیڈر تقریب سے واک آؤٹ کر گئے تمام اپوزیشن لیڈر فوٹوگرافروں کی منتیں کرتے رہے کہ تصویر نہ بنائیں اور اخبار نویسوں سے کہا گیا کہ وہ خبر نہ دیں۔ مہمان ایک دوسرے سے پوچھتے رہنے کہ بھارتی سفیر کو کس نے مدعو کیا ہے۔ ایک سیاستدان نے گالیاں دیتے ہوئے کہا کہ یہ ہم کو ٹریپ کرنے کی کوشش ہے۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ بموں کے دھماکوں سے سندھ میں ضمنی انتخابات کی مہم متاثر ہوگی۔ یہ دھماکے ان علاقوں میں ہوئے ہیں جہاں ایم کیو ایم کے متحارب دھڑے آپس میں نبرد آزما ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کراچی کے مختلف مقامات پر بموں کے دھماکے ملکی سالمیت کے خلاف سنگین سازش ہے۔

○ وزیر اعظم کے صنعتکار دوستوں نے نواز شریف کو مستعفی ہونے کا مشورہ دے دیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ حکومت تبدیل ہو رہی ہے۔ ۲۵ / اراکین اسمبلی نے بغاوت کر دی ہے۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ میر تاج محمد خان جمالی نے کہا ہے کہ میں نے خود دھاندلی کی ہے۔ بلوچستان اسمبلی عوام کی نمائندہ نہیں ہے ایسے ایوانوں سے ملک و قوم کی بھلائی کی امید رکھنا اپنے آپ کو بیوقوف بنانے کے مترادف ہے۔

○ پاکستان میں بلٹ ٹرین چلانے کے بارے میں جائزہ رپورٹ ایک فرانسیسی کمپنی نے مکمل کر لی ہے۔

○ خیال کیا جا رہا ہے کہ پنجاب کی حکومت کالا باغ ڈیم کے مطالبے سے دستبردار ہو گئی ہے۔ اس تاثر کی وجہ یہ ہے کہ بین الصوبائی رابطہ کمیٹی اور مشترکہ مفادات کونسل کے اجلاس میں اس مسئلے کا ذکر تک نہیں آیا۔

○ اردن کے شاہ حسین نے ایران کے صدر کے نام ایک خط میں سربیا کے خلاف مسلمان ملکوں کی مشترکہ کارروائی کی تجویز پیش کی ہے۔

○ وزیر دفاع سید غوث علی شاہ نے کہا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان اختلافات ختم ہو چکے ہیں اب کوئی بحران نہیں رہا۔

○ جنوبی افریقہ کے سیاہ فام کمیونسٹ لیڈر کے قتل سے سارا ملک شدید ہنگاموں اور مظاہروں کی لپیٹ میں آگیا ہے۔ اے این سی کے مظاہرین نے اپنے لیڈر نیلسن منڈیلا کی اپیل کے باوجود خونریز فسادات شروع کر دیئے ہیں۔

○ روس کے صدر یلسن جاپان کا جلد دورہ کریں گے توقع ہے کہ ان کا یہ دورہ جی سیون ملکوں کی سربراہ کانفرنس کے موقعہ پر جولائی میں ہوگا۔ جہاں روس کے لئے ۳۰۔ ارب ڈالر کی امداد کے پیکیج پر غور ہوگا۔

○ وفاقی وزیر جام معشوق علی اور وفاقی مشیر روئیداد خان نے بھی استعفے دے دیئے ہیں۔

○ آرمی کے سربراہ جنرل عبدالوحید صدر اسحٰق اور وزیر اعظم نواز شریف کے درمیان اہم ملاقات ہوئی جس میں اہم مسائل پر غور کیا گیا۔

○ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے مزید کوشش کے طور پر صدر اسحٰق سے شہباز شریف اور امیر حسین نے ملاقات کی۔

○ ۳۰ سے زائد اراکین قومی اسمبلی نے وزیر اعظم سے ملاقات کر کے ان کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعظم نے ان سے ملاقات کے دوران کہا کہ موجودہ صورت حال کا سیاسی انداز سے مقابلہ کریں گے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز مرحوم کی موت کی وجوہات کی تحقیقات کے لئے وزیر اعظم نے سپریم کورٹ کے سینئر جج مسٹر جسٹس شفیع الرحمٰن کی سربراہی میں اعلیٰ سطحی جوڈیشل کمشن مقرر کیا ہے۔ کمیشن کے دیگر دو اراکین جسٹس قدیر چوہدری اور جسٹس تارڑ ہیں۔ یہ کمیشن ایک ماہ میں اپنی رپورٹ پیش کر دے گا۔ یاد رہے کہ ایک دن قبل بیگم آصف نواز صاحبہ نے پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ ان کے شوہر کو ایک زہر کے ذریعے قتل کیا گیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے ملتان بنچ نے وزیر اعظم کے خصوصی معاون چوہدری نثار اور انٹیلی جنس بیورو کے سربراہ بریگیڈیئر امتیاز کو عدالت میں طلب کر لیا ہے۔ عدالت نے یہ اقدام بیگم آصف نواز کے الزامات کے بعد از خود نوٹس لیتے ہوئے کیا ہے

○ سنگاپور سے شائع ہونے والے معروف جریدے ایشیا ویک نے کہا ہے کہ اگر پارلیمنٹ توڑ دی گئی تو بے نظیر کی واپسی کا امکان پیدا ہو سکتا ہے۔ اور عدم اعتماد کی تحریک کی کامیابی کی صورت میں صدر کی طرف سے مسٹر حامد ناصر چٹھہ کو حکومت سنبھالنے کے لئے کہا جا سکتا ہے۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ نواز شریف حکومت ختم ہونے کا ایک فیصد چانس بھی نہیں ہے۔

عطیہ خون خدمت بھی عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

داخلہ جاری ہے
الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ جاری ہے۔ امتحانات کے بعد بیکار رہنے کی بجائے ہنر سیکھئے۔ آپ کے کام آئے گا۔
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ منظور شدہ

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
ڈینٹسٹ رانا مراد احمد
۴½ بجے ۸½ بجے شام

سرکن اور اپھارہ
نیز حیوانات کی دیگر امراض مثلاً بندش، سوزش پستان، ٹک، جلد کی خرابی، جیر، چیچک، واہ، زہرباد، جانوروں کا بخار اور نتھنوں میں نارہ گلٹی پیدا ہونا وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات حیوانات CURATIVE VETERINARY MEDICINES دستیاب ہیں۔
لٹریچر مفت (بذریعہ ڈاک ایک روپیہ کا ٹکٹ بھجوا کر طلب کریں۔
وٹرنری ڈاکٹرز فری سیمپلز اور لٹریچر براہ راست کمپنی سے طلب کریں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۷۷۱-۶۰۶

پتہ